REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
بدھ شنبہ

الفضل
ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ پانچ پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۲۵ وفا ۱۳۴۰ ہش ‖ ۲۵ جولائی ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۱۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)—

نخلہ ۲۳ جولائی بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند بھی آ گئی۔ اس وقت طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

بزرتہ میں جنگ بندی کے بعد تباہی و بربادی کا ہولناک منظر

جنگ بندی کے سمجھوتے پر عمل درآمد کیلئے تونسی گورنر اور فرانسیسی کمانڈر میں بات چیت نہ ہو سکی

تونس ۲۴ جولائی۔ بزرتا میں تونسی فوجیوں اور شہریوں پر فرانسیسی طیاروں کی بے دریغ بمباری۔ ٹینکوں اور توپوں کی خوفناک گولہ باری اور جدید ترین خودکار اسلحہ کی اندھا دھند فائرنگ کے بعد سلامتی کونسل کی اپیل پر کل رات جنگ بند ہو گئی۔ فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر اور بزرتا کے تونسی گورنر کے درمیان ایک ملاقات ہونے والی تھی۔ جس میں جنگ بندی کے سمجھوتے پر عملدرآمد کے بارے میں غور کیا جانا تھا۔ لیکن یہ ملاقات نہ ہو سکی۔ بزرتا میں لڑائی اگرچہ بند ہو گئی ہے۔ لیکن یہ خونین جنگ اپنے پیچھے فرانسیسی بربریت و سفاکی اور تباہی و بربادی کا ایک انمٹ نقش چھوڑ گئی ہے۔

ایک اخباری نمائندے کے مطابق جنگ بندی کے بعد بزرتہ شہر خموشاں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ گلیوں میں لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ خوبصورت عمارتیں ملبہ کا ڈھیر بن کر رہ گئیں۔ شہر میں پانی کی سپلائی کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اور اشیاء خورد و نوش کی سخت قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اس خونین جنگ میں سینکڑوں تونسی فوجی و شہری ہلاک اور بے شمار زخمی ہو گئے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کل رات سلامتی کونسل کے مطالبہ پر فرانس اور تونس کی حکومتوں نے اپنی فوجوں کو جنگ بند کر دینے کی ہدایت کی تھی اس کے بعد تونسی گورنر اور فرانسیسی کمانڈر کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا۔ اور کل آدھی رات کے وقت جنگ بند ہو گئی۔— ایجنسی فرانس کی رپورٹ کے مطابق بزرتہ کی سہ روزہ جنگ میں ۶۷ تونسی ہلاک اور ۱۰۵۰ زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن تونسی حلقوں نے اس تعداد کو بہت کم بتایا ہے۔ ان حلقوں کے مطابق لڑائی میں ہلاک اور زخمی ہونے والے تونسیوں کی تعداد کئی ہزار ہے۔ دریں اثناء شہر میں ابھی نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے جانی و مالی نقصان کا صحیح اندازہ اس کے بعد ہی معلوم ہو سکیگا۔

سندھ اور چناب میں سیلاب

لاہور ۲۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ دریائے سندھ میں مٹھن کوٹ اور چناب میں خانکی کے مقام پر شدید سیلاب آیا ہوا ہے۔ خانکی کے مقام پر دریائے چناب میں پانی کا اخراج دو لاکھ انیس ہزار کیوسک ہو گیا ہے۔ کل بھارت میں مادھو پور کے مقام پر دریائے راوی میں شدید سیلاب آیا ہوا تھا۔ اس مقام پر پانی کا اخراج ۷۰ ہزار کیوسک تھا۔ جسڑ کے مقام پر جہاں دریائے راوی پاکستان میں داخل ہوتا ہے پانی کا اخراج ۶۰ ہزار کیوسک تک پہنچ گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر میں سکردو کے مقام پر بھی دریائے سندھ سخت سیلاب کی حالت میں تھا۔ البتہ کالاباغ میں دریا اوسط درجہ کے سیلاب میں ہے۔

گوجرانوالہ میں مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح

مختلف اضلاع کے ۱۴۵ خدام کی شرکت۔ کلاس ایک ہفتہ تک جاری رہیگی

گوجرانوالہ۔ مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۳ جولائی کی صبح سے گوجرانوالہ میں شروع ہو گئی ہے۔ یہ کلاس ایک ہفتہ تک جاری رہے گی۔ اس میں شرکت کے لئے مورخہ ۲۳ جولائی کی صبح تک اضلاع لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور سیالکوٹ کے ۱۴۵ خدام گوجرانوالہ پہنچ چکے ہیں۔ ان اضلاع سے خدام کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ امسال خدام گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اصلاح نفس اور روحانی تربیت کے اس اہم موقعہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال اس کلاس میں شریک ہونے والے خدام کی تعداد ۶۳ تھی۔

مورخہ ۲۳ جولائی کو صبح ۷ بجے مسجد احمدیہ واقعہ باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر میں مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے ایک موثر افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم میر صاحب موصوف کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم اشتیاق احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم عبد الحفیظ صاحب نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم میر محمد بخش صاحب موصوف نے خدام سے خطاب فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بغرض علاج یورپ جانے کیلئے کراچی روانہ ہو گئے

احباب آپکی کامل و عاجل شفایابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کریں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ وکیل التبشیر بغرض علاج یورپ جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ لاہور سے مورخہ ۲۳ جولائی کو خیبر میل کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں سے آپ ۲۸ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز بیروت جاتے ہوئے یورپ تشریف لے جائیں گے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپکا حامی و ناصر ہو۔ آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور کامل شفایابی کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۱ء

امریکی جریدہ ٹائم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

امریکہ کے مشہور ہفت روزہ ٹائم کی اشاعت ۳۰ جون ۱۹۶۱ء میں پھر ایک دفعہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وحی کے وقت جو حالت آنحضرت صلعم پر طاری ہوتی تھی نعوذ باللہ وہ "مرگی" کے دورے ہوتے تھے۔ یہ قیاس ہے جو تعصب کے زیر اثر ہے۔ نہ صرف متعصب پادری بلکہ اکثر مستشرقین بھی مادہ پرستی کے زیر اثر وحی کے متعلق آج ہی نہیں دیر سے کرتے آئے ہیں۔ آج مادہ پرستی کے زیر اثر یورپین علما ہر بات کی تشریح کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ وہ کسی مابعد الطبیعاتی حقیقت پر نہ تو ایمان رکھتے ہیں اور نہ ان حقائق کو زیر نظر لاتے ہیں اس لئے وہ ہر بات کی کنہ اس دنیا کے علت ومعلول کے سلسلہ کے مطابق نکالتے ہیں۔

احادیث میں چونکہ اس حالت کا کسی قدر نقشہ کھینچا گیا ہے جو وحی کے نزول کے وقت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر طاری ہوتی تھی اور چونکہ وہ وحی کے قائل نہیں ہیں اور صرف مادہ پرستانہ نقطہ نگاہ سے نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے قیاس کر لیا ہے کہ ہو نہ ہو یہ حالت نعوذ باللہ مرگی کی حالت ہی ہوگی۔

یہ قیاس ان کا سراسر غلط ہے اور اگر وہ ذرا بھی عقل استعمال کرتے تو ایسا قیاس کبھی نہ کرتے۔ انہوں نے بعض ظاہری علامتوں سے یہ غلط نتیجہ نکالا ہے مگر اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے کہ اگر نعوذ باللہ یہ دورے مرگی کے ہوتے تو وہ عظیم الشان کلام جو اس حالت کے بعد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے تھے وہ کہاں سے آتا تھا۔ وہ یہ قیاس تو کسی حد تک کفار کی طرح کر سکتے ہیں کہ ایسی حالت محض ایک بہانہ تھا دراصل آپ پر کوئی ایسی حالت طاری نہیں ہوتی تھی آپ محض تصنع سے ایسی حالت بنا لیتے تھے مگر ایسی حالتوں کو "مرگی" کے مرض سے نامزد کرنا پرلے درجہ کی جہالت اور ہٹ دھرمی ہے۔ کیا کسی سائینسدان یا ڈاکٹر کے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ جس شخص پر مرگی کا دورہ پڑے وہ اس حالت میں اعلےٰ درجہ کے شعر یا نثر کا کلام کہہ سکتا ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ یہ مادہ پرست لوگ اس حالت کے تجربہ اور مشاہدہ سے محروم ہیں اور جس امر کا ان کو تجربہ اور مشاہدہ ہے اس کو "وحی" کی حالت پر محمول کر لیتے ہیں۔ اگرچہ انبیاء علیہم السلام اور دوسرے برگزیدہ بندوں پر شروع ہی سے وحی کا نزول ہوتا آیا ہے مگر جس وضاحت اور اہتمام سے اسلام میں اس حالت کا صحیح نقشہ کھینچنے کی کوشش کی گئی ہے اس طرح پہلے کسی قوم نے اپنے انبیاء علیہم السلام اور برگزیدہ لوگوں کے تجربۂ وحی کی حالتوں کو بیان نہیں کیا۔ حالانکہ پہلے عیسائی اور دیگر اقوام اس سے ناواقف نہیں تھیں۔ افسوس تو عیسائی قوموں پر ہے۔ کہ ان میں روح القدس کے نزول کا خیال موجود ہے اور آج بھی پادری لوگ اس کے قائل ہیں۔ اناجیل میں اسکی طرف اشارے موجود ہیں۔ مگر عیسائیوں نے تعصب کی وجہ سے ان بیانات سے غلط قیاس آرائی کی ہے۔ اور مادہ پرستی کی رگ نے دوسرے مستشرقین کو ایسی تشریح کی طرف رہنمائی کی ہے۔

احادیث میں نزول وحی کی جو حالتیں بیان کی گئی ہیں وہ وقت اور موقع کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اگر یہ لوگ ان مختلف صورتوں کو ہی پیش نظر رکھتے تو ایسا غلط نتیجہ ہرگز نہ نکالتے۔ بہرحال ٹائم کا یہ فعل سخت دل آزارانہ اور گندہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مغربی لوگ جہاں بعض دنیاوی باتوں میں بڑی احتیاط برتتے، مذہبی باتوں سے دلچسپی کم ہو جانے کی وجہ سے ان کے متعلق احتیاط سے کام نہیں لیتے اور جو انٹ سنٹ خیال میں آجاتا ہے کہہ ڈالتے ہیں اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ دنیا کا ایک معتد بہ حصہ ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر جان قربان کر دینے کے لئے تیار ہے۔ شاید یہ لوگ اس کا نام آزاد خیالی رکھتے ہیں حالانکہ یہ آزاد خیالی ہرگز نہیں بلکہ پرلے درجہ کی بے پرواہی لاعلمی اور جہالت ہے۔

افسوس ان لوگوں پر اتنا نہیں جتنا کہ خود ان لوگوں پر ہے کہ جو نام کے مسلمان ہیں مگر فلسفہ جدید اور سائینس کے زیر اثر وحی و الہام کے اعتقاداً منکر ہو گئے ہیں۔ ایسے مسلمانوں میں صرف نو تعلیم یافتہ ہی نہیں بلکہ پرانے تعلیمیافتہ بھی ہیں چنانچہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی ایک تصنیف میں جو تقریباً حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات پر مبنی ہے فرمایا ہے کہ اس زمانہ کے لوگ ختم نبوت کی طرح ختم ولایت کے بھی قایل ہو گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پہلے تو ولی ہوتے تھے مگر اب نہیں ہوتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی اور کئی ایک دوسری تصانیف میں "وحی" کے متعلق سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور صرف نظری طور پر ہی اس پر روشنی نہیں ڈالی بلکہ اپنی مثال سے اس کا نمونہ بھی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اپنے تجربہ کو نہایت تحدی سے بیان فرمایا ہے اور لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ خود مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے جس طرح وہ پہلے زمانوں میں کیا کرتا تھا۔ آپ نے اپنے تجربات کی بناء پر مختلف حالتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جن حالتوں میں اللہ تعالےٰ کا کلام آپ پر نازل ہوتا تھا ابھی تک آپ کے ایسے صحابہ بھی موجود ہیں جنہوں نے مشاہدہ کیا ہے اور گواہی دی ہے اس کے علاوہ جماعت میں ایسے دوست کثرت سے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تفہیمات کا ذاتی تجربہ ہے خواہ وہ خوابوں کی صورت میں یا کشف والہام کی صورت میں۔

الغرض احمدیت نے اس زمانہ میں "وحی" کی صداقت پر نہایت محکم اور عملی

(باقی ص۶ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحتیابی کے لئے

اجتماعی دعا کی تحریک

(حضرت مولوی محمد دین صاحب قائمقام ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بعض احباب کی طرف سے یہ تحریک موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے جہاں احباب مقامی طور پر متفرق اوقات میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں وہاں یہ صورت بھی پیدا کی جائے کہ کسی معین تاریخ اور وقت پر تمام احباب جماعت اپنی اپنی جگہ جمع ہو کر حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اور اس طرح اجتماعی دعا ہو۔

اس بارہ میں غور کیا گیا ہے چونکہ اکثر مقامات کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے اوقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح ربوہ میں جو وقت مقرر ہو اسکے مطابق دوسرے مقامات کے لئے صحیح طور پر یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ وہاں اس وقت کیا وقت ہوگا۔ اس لئے اس بارہ میں قابل عمل صورت تجویز کرنی مشکل ہے۔ البتہ یہ تحریک کی جاتی ہے کہ تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں مغرب کی نماز کی آخری رکعت کے دوسرے سجدہ میں یا آخری رکعت کے رکوع کے بعد کھڑے ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور الحاح وتضرع کے ساتھ دعا کریں۔

اگر جماعتیں اس طور پر دعا میں التزام اور دوام پیدا کریں تو اس طرح اجتماعی دعا کی غرض حاصل ہو جاتی ہے کہ رات اور دن کے ہر لمحہ میں کرۂ ارض کے کسی نہ کسی خطہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے عاجزانہ دعا اللہ تعالےٰ کے حضور پہونچتی رہے گی۔

امید ہے جماعتوں کو دعا کے لئے اس طرح توفیق ملنے سے اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آکر حضور کی صحت کے لئے فیضان الٰہی جاری ہو جائے گا۔ امید ہے جماعت کے دوست اس تجویز کو اپنے اپنے ہاں پوری پابندی کے ساتھ اپنائیں گے۔ اور اس سلسلہ کو چالیس دن تک جاری رکھیں گے۔ ہر مغرب کی نماز سے قبل امام صاحب مقتدیوں کو بتا دیا کریں کہ آخری رکعت کے آخری سجدہ میں حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا ہوگی+

ایک ایمان افروز موازنہ

زمینی راہنما —— اور —— آسمانی مصلح

شیخ خورشید احمد

(۱)

گاندھی جی برصغیر ہندو پاکستان کے ممتاز بلکہ چوٹی کے لیڈروں میں سے تھے۔ آپ کم و بیش نصف صدی تک ملک کی ہندو سیاست پر چھائے رہے۔ ہندو قوم کو نہ صرف سیاسی لحاظ سے بلکہ مذہبی طور پر بھی آپ سے اس قسم کی عقیدت تھی، کہ آپ کی زندگی میں ہی آپ کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی گئی تھی۔ اور آج بھی جبکہ آپ کے انتقال کو بارہ برس سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، آپ سے محبت و عقیدت کی یہ کیفیت ہے کہ بھارت کے گھر گھر میں آپ کی تصویر عزت و احترام کے ساتھ آویزاں ہے۔

لیکن ایک چشم بینا رکھنے والا انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ اتنا وسیع اثر و رسوخ رکھنے والا انسان بھی اپنے عقیدتمندوں سے صرف وہی امور منوا سکے میں کامیاب ہو سکا ہے۔ جو ان کے رجحانات میلانات اور خواہشات کے مطابق تھے۔ اور جونہی اس لیڈر نے کوئی ایسی بات پیش کی، جو اس کے عقیدتمندوں کی خواہش یا میلان کے خلاف تھی۔ تو تمام محبت و عقیدت کے جذبات کے باوجود انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انگریزوں سے آزادی اور سوراج حاصل کرنے کا مطالبہ چونکہ عوام کی خواہش کے مطابق تھا اس لئے جونہی گاندھی جی نے آزادی کی آواز بلند کی۔ ملک کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک نہایت جوش و خروش کے ساتھ اس آواز کا خیر مقدم کیا گیا اور ساری ہندو قوم آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی۔

(۲)

لیکن انہی گاندھی جی نے جب "اہنسا" یعنی عدم تشدد کا اصول پیش کیا۔ اور اسے اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا تو باوجود انتہائی کوشش کے باوجود اپنی پچاس سالہ جدوجہد کے ان کی قوم نے ان کے اس اصول کو اپنانے اور تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ آج بھارت میں کوئی بھی ان کے اس اصول پر کاربند ہونے کی حامی نہیں بھرتا حتیٰ کہ جس سیاسی پارٹی یعنی انڈین نیشنل کانگرس کے سیاہ و سفید کے اختیارات آپ کو اپنی زندگی میں حاصل رہے۔ وہ گزشتہ تیرہ برس سے بلا شرکت غیرے بھارت میں برسر اقتدار ہے اور اس پارٹی کی عنان اختیار اس شخص کے ہاتھ میں ہے۔ جسے خود گاندھی جی نے اپنا جانشین قرار دیا تھا۔ لیکن خود اس پارٹی نے اور اس کے لیڈر نے ایک دن بلکہ ایک لمحہ کے لئے بھی گاندھی جی کے اصول عدم تشدد کو اختیار کرنا پسند نہیں کیا۔ اور یہ کیفیت کوئی ایسی نہیں ہے جو گاندھی جی کی زندگی کے بعد پیدا ہوئی ہو۔ انہوں نے اپنی زندگی میں خود محسوس کر لیا تھا اور اس کا اعتراف بھی کیا تھا۔ کہ وہ اپنا یہ اصول اپنی قوم سے بلکہ خود اپنی جماعت سے بھی منوانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ انہوں نے برصغیر کی آزادی سے ایک سال قبل اپنے اخبار میں یہ اعلان کیا تھا۔

"کانگرس کے آئین میں ایک دور رس تبدیلی کرنی چاہیئے۔ سب سے اہم تبدیلی ...... یہ ہونی چاہیئے کہ "جائز اور امن پسندانہ" کے الفاظ کانگرس کے آئین سے اڑا دیئے جائیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر کانگرسی عدم تشدد پر یقین نہیں رکھتے اور ان سے میں یہ اصول منوانے میں ناکام رہا ہوں"۔

(ہری جن ۲۶ مئی ۱۹۴۶ء)

گاندھی جی کا یہ اعتراف صاف بتا رہا ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تر مقبولیت اور اپنے متبعین کے درمیان غیر معمولی عقیدت کے باوجود جب ایک ایسی چیز پیش کی، جو ان کی قوم کے رجحان سے مطابقت نہ رکھتی تھی۔ تو باوجود اپنے سارے اثر و رسوخ کے اور باوجود سالہا سال کے منظم اور وسیع پروپیگنڈے کے وہ اپنی بات اس سے نہ منوا سکے۔ اور اس سلسلہ میں بُری طرح ناکام رہے۔

یہ ہے ایک ایسے زمینی لیڈر کی کامیابی کی کیفیت جسے قبولیت اور شہرت کے لحاظ سے اپنے زمانہ میں انتہائی عروج حاصل ہوا!

(۳)

اب آیئے ایک آسمانی مصلح اور راہ نما کا طریق کار دیکھیں! آج سے ستر سال قبل اسلام کے فتح نصیب جرنیل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم اور اذن سے دنیا کی اخلاقی اور روحانی راہ نمائی کرنے کا دعوےٰ فرمایا اور لوگوں کو دعوت اسلام دی۔ آپ نے قریباً ہر بات دنیا کے عام رجحان اور میلان کے خلاف پیش کی مثلاً

• آپ نے اس دنیا کو روحانیت خدا پرستی اور پرہیزگاری کا پیغام دیا۔ جو مادیت دہریت اور کفر و الحاد کے سیلاب میں بڑی تیزی سے بہہ رہی تھی۔

•• عیسائی اقوام کے برسراقتدار ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت اور آپ کے زندہ ہونے کا عقیدہ بڑی سرعت کے ساتھ دنیا میں پھیل رہا تھا۔ لیکن آپ نے ان باطل عقائد کی بڑی شدّو مد سے تردید فرمائی۔

••• اہم اسلامی مسائل مثلاً ممانعت سود اور پردہ، وغیرہ کو آپ نے بڑے زور کے ساتھ پیش فرمایا، حالانکہ یہ مسائل زمانہ کی رو کے بالکل مخالف سمجھے جاتے تھے اور خود مسلمانوں کے اکابرین بھی ان مسائل کی تاویلیں کر کر کے انہیں مغربی تمدن کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغیر کسی ظاہری مدد کے تن تنہا کھڑے ہوئے اور آپ نے قریباً تمام معاملات میں زمانہ کی عام رو کے بالکل خلاف امور دنیا کے سامنے پیش کئے۔ ایسے امور جن کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ دنیا میں ان کی قبولیت پیدا ہو سکتی ہے:

(۴)

ان تمام ناموافق حالات کے باوجود آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ

(۱) "اے تمام لوگو سن رکھو! کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت و برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا ......
...... خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت فوق العادت برکت ڈالے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

(۲) "خدا اس سلسلہ کو دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا .... یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ)

(۵)

اس مقدس ہستی کا یہ پیغام جب دنیا تک

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ہمارے شامل حال ہے

"لوگوں نے شہید کے معنے صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ کسی کافر غیر مسلم کے ساتھ جنگ کی۔ اور اس میں مارے گئے۔ تو بس شہید ہو گئے۔ اگر اتنے ہی معنے شہید کے لئے جاویں تو پھر مخالفوں کو بہت بڑی گنجائش اعتراض کی رہتی ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں کی سخت نادانی ہے کہ وہ بدوں دریافت کئے اصل منشاء کے اعتراض کر دیتے ہیں۔ مگر ہم کو ان پر بھی افسوس ہے، جنہوں نے قرآن شریف کے حقائق کو پیش نہیں کیا۔ اور خیالی اور فرضی تفسیریں اور مصنوعی قصّے بیان کر کے اسلام کے پاک اور خوشنما چہرہ پر ایک پردہ ڈال دیا ہے، مگر خدا تعالےٰ جو خود اسلام کا محافظ اور ناصر ہے وہ اب چاہتا ہے کہ اسلام کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے چنانچہ یہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ الٰہی نصرت کا وقت آپہنچا اور اسلام کی عزت اور جلال کے دن آگئے کیونکہ خدا تعالےٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۰)

گو ہر طرف سے شدید مخالفتوں کے طوفان اٹھے۔ اس آواز کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ لیکن کیا یہ آسمانی مصلح اپنے مقدس مشن میں ناکام رہا؟ آج اس کے جھنڈے تلے ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لاکھوں افراد کی ایک عظیم الشان جماعت موجود ہے۔ جو اس کی ادنیٰ غلامی میں فخر محسوس کرتی ہے اور خود دشمن مخالفین یہ اقرار و اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ اب احمدیت:

(۱) "ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

(۲) "آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی پر ...... ایمان لے آتے ہیں"۔ (زمیندار)

(۳) "میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی ...... ایشیا، یورپ، امریکہ، افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں"۔ (اخبار الفتح مصر)

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے رجحان اور خواہش کے مطابق کوئی تحریک پیش کر کے اس میں کامیابی حاصل کر لینا بے شک دنیوی اعتبار اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن اصل کامیابی تو یہی ہوتی ہے کہ بغیر سر و سامان کے دنیا کے رجحان کے بالکل خلاف ایک بات پیش کی جائے اور پھر انتہائی مخالفت کے باوجود لاکھوں انسانوں سے اس بات کی حقانیت تسلیم کرائی جائے۔ یہی وہ نمایاں اور بین فرق ہے جو آسمانی مصلحین کو دنیوی راہنماؤں سے ممتاز کرتا ہے۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ضروری اطلاع

میں اپنے والد مرحوم حضرت مرزا صفدر علی صاحب جو ۳۱۳ کے صحابیوں میں سے تھے کے حالات قلمبند کرنا چاہتا ہوں۔ جو اصحاب والد صاحب مرحوم کے حالات سے آگاہ ہوں وہ براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں تاکہ کتابی صورت میں حالات شائع کر دیئے جائیں۔ خاکسار مرزا صالح علی

معرفت فرخ سپیڈ کمپنی رسالہ روڈ حیدر آباد

درخواست دعا

محترم خانزادہ عبدالرحمٰن خان صاحب .... لاہور چند روز سے بعارضہ ملیریا و اسہال صاحب فراش ہیں۔ وہ جناب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کے خواستگار ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا بخشے اور سعادت دارین سے نوازے۔ آمین

(محمد احمد جلیل عفی عنہ ربوہ) (۲-۳)

خدام کی توجہ کے لئے!

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تمام خدام کو الفضل کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہے کہ مسجد مبارک میں روزانہ قرآن کریم کا درس ہوتا ہے اور فی الحال صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب درس دے رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے نوٹ کے بعد کسی یاد دہانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ میں ربوہ کے تمام خدام اور اطفال سے امید کرتا ہوں کہ وہ بلا استثناء باقاعدہ قرآن مجید لے کر اس درس میں شامل ہوا کریں گے اور حتی الوسع نوٹ لینے کی کوشش کریں گے۔ بیرونی خدام سے بھی امید کی جاتی ہے کہ جب کبھی ان کو ربوہ آنے کی سعادت حاصل ہو وہ درس میں شامل ہوا کریں۔

گریجویٹس کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں چند گریجویٹ کلرکوں کی ضرورت ہے۔ اس قابلیت کے امیدوار جنہوں نے پورے مضامین کے ساتھ بی اے پاس کیا ہو اور وہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی ملازمت کے خواہاں ہوں۔ اپنی درخواستیں ضروری سرٹیفکیٹس متعلق تعلیمی قابلیت وغیرہ اور مقامی جماعت کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان اور قائد خدام الاحمدیہ کی سفارشات (سیکرٹری صاحب کمیشن) ناظر بیت المال ربوہ کی خدمت میں جلد تر بھجوا دیں۔ انہیں ماہوار تنخواہ ۸۵/- اور ۳۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ختم ہونے پر ۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰ EB ۸-۱۷۰ EB ۱۰-۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

منتظم عمومی اور منتظم مال انصار اللہ کی منظوری

احباب ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ نے زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کی مجلس کے ذیل کے ارکان کی بھی منظوری عطا فرما دی ہے۔ مقامی احباب انصار اللہ کو ان سے ہر طرح تعاون سے پیش آنا چاہیئے۔

(۱) منتظم عمومی :- مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب۔

(۲) منتظم مال :- مکرم ملک فتح محمد صاحب۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کم خرچ اور بالانشیں

ہر شخص کی یہ دلی خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ وہ تھوڑے سے خرچ سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرے۔

آپ صرف دس نئے پیسے روزانہ کے خرچ سے۔ اخبار الفضل خرید کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات سے متعلق اپنے علم کو ہمیشہ تازہ رکھ سکتے ہیں اور یہ بات آپ کے لئے بے بہا فائدہ کے سامان مہیا کرنے والی ہے۔ (مینجر الفضل)

امتحان کتاب "راہ ایمان"

احمدی بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے لئے شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام کتاب "راہ ایمان" بطور نصاب تیار کی گئی ہے۔ اس لئے ہر احمدی لڑکی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کا امتحان اگست ۱۹۶۱ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ (انشاء اللہ) بہت سی لجنات نے کتاب منگوائی ہے۔ جن لجنات نے ابھی نہیں منگوائی۔ وہ جلد لکھیں تاکہ کتاب امتحان سے پہلے پہنچ جائے اور بچیاں اچھی طرح تیاری کر سکیں۔ نیز لجنات اماء اللہ اطلاع دیں کہ ان کی کتنی لڑکیاں امتحان میں شریک ہوں گی۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

میری چھوٹی بچی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (اقبال بیگم۔ ربوہ) (۳-۲)

اسلام پر اعتراضات کے جواب

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی ایس سی واقف زندگی

فی الحقیقت تو یہ مسئلہ بہت صاف و سادہ ہے مگر بعض غیر مسلم مؤرخین کی تحریرات نے، جو انہوں نے حقائق کو بالائے طاق رکھکر اور آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ کر لکھی ہیں۔ اس مسئلہ کو کچھ الجھا دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شروع شروع میں اسلام کو تلوار کی نوک سے پھیلایا گیا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کو اسبات کے حق میں بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے

سب سے پہلے تو یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ کیا اسلام مذہب کے معاملہ میں جبر واکراہ کی تعلیم دیتا ہے؟ یعنی کیا وہ اسبات کی تعلیم دیتا ہے کہ تم تلوار کے زور سے لوگوں کو اسلام میں داخل کرو؟ ....

سوچنا چاہیئے کہ اسلام کی تعلیم اس بارہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ خود قرآن کریم میں موجود ہے، اسلام بڑی شدت کے ساتھ مذہبی آزادی کا قائل ہے۔ اور جبر واکراہ کے خلاف احکام دیتا ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی یعنی دین میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کی اجازت نہیں کیونکہ حق و باطل بالکل واضح ہیں، جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے اس بارہ میں کسی پر کوئی زبردستی نہیں۔ اس آیت لا اکراہ فی الدین میں لا نفی جنس کا ہے۔ اور اس طرح گویا جبر واکراہ کی ادنیٰ ترین کارروائی کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے ——— اسی طرح فرماتا ہے۔

قل للذین اوتوا الکتاب و الامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اھتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ (آل عمران)

یعنی اے محمد رسول اللہ صلعم! تو اہل کتاب اور اہل مکہ سے کہہ کہ کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟ اگر وہ اسلام لے آئے تو وہ ہدایت پا گئے، اور اگر انہوں نے پیٹھ پھیرلی۔ تو اے رسول! تیرا کام صرف پیغام کا پہنچانا ہے۔ یعنی جبراً مسلمان بنانے کی تجھے اجازت نہیں!! دیکھئے جبر واکراہ کے خلاف کتنی وضاحت کے ساتھ اسلام تعلیم دیتا ہے۔ اور جب ایسی بات ہے تو کیا یہ سراسر ناانصافی نہیں کہ اسلام پر جبری اشاعت کا الزام لگایا جائے؟

اس موقعہ پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیشک تعلیم تو قرآن نے جبر کے خلاف ہی دی ہے مگر عملاً مسلمانوں نے یہی کیا کہ ہر ایک کو قتل کی دھمکی دے کر اسلام میں داخل کیا ——— لیکن یہ محض ایک دعوےٰ ہے اور جب تک اس کے اثبات میں کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی کوئی سنجیدہ محقق اسبات پر کان نہیں دھر سکتا۔ کیا تاریخ اسلام میں کوئی ایک بھی ایسی مثال ملتی ہے کہ کسی شخص کو جبراً مسلمان بنایا گیا ہو؟ یقیناً کوئی نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس کئی مثالیں ملتی ہیں کہ اگر کسی کے متعلق آنحضرت صلعم کو معلوم ہوا کہ وہ ڈر یا کسی طمع کی وجہ سے مسلمان ہونا چاہتا ہے، تو آپ نے ہرگز اس کا اسلام قبول نہیں کیا!! (مسلم کتاب الایمان)

پھر ذرا غور تو کیجئے۔ کہ عملاً جبری اشاعت تو کجا اگر آنحضور صلعم اس کی طرف معمولی سا اشارہ بھی کرتے تو کیا مشرکین مکہ آپ پر اعتراضات کی بوچھاڑ نہ کر دیتے کہ تعلیم تو نرمی کی دیتے ہو مگر عملاً جبری اشاعت کی طرف مائل ہو!! کفار نے آنحضرت صلعم پر کسی جہت سے بھی اعتراض کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی، مگر ابتدائی زمانہ میں جبری اشاعت کے متعلق کفار کا کوئی اعتراض سننے میں نہیں آتا۔

تعجب ہے کہ اسلامی جنگوں پر اعتراض کرتے وقت لوگ مسلمانوں کی وہ حالت کیوں نظرانداز کر دیتے ہیں۔ جو آغاز جہاد کے وقت مسلمانوں کی تھی۔ کیا گنتی کے چند آدمیوں کے متعلق جو چاروں اطراف سے دشمن سے گھرے ہوئے ہوں، اور جن پر پے درپے مظالم ڈھائے جاتے ہوں جن کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ہو، اور وہ قلت تعداد کے باعث ایک تنگ جگہ میں محصور کر دئے گئے ہوں۔ یہ گمان بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مخالف عقیدہ رکھنے والوں کو تلوار کے زور سے ہم مذہب بنا سکتے ہیں؟ یقیناً ایسا ہونا قطعاً قرینِ قیاس نہیں۔

اس کے علاوہ اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیاں بذاتِ خود اسبات کا کافی ثبوت ہیں کہ اسلام جبر واکراہ کی وجہ سے نہیں پھیلا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں میں اسلام اور آنحضرت صلعم کے لئے بے پناہ اخلاص اور محبت کا جذبہ موجزن تھا۔ ایک موقع پر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے یک زبان ہو کر کہا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے!!! پھر وہ لوگ بھی جو کفر کی حالت میں آنحضرت صلعم کے خون کے پیاسے تھے، جب وہ مسلمان ہو گئے۔ تو انہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر صدق کا نمونہ دکھایا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ جو مسلمان ہونے سے قبل اسلام کے شدید دشمن تھے، جب وہ مسلمان ہو گئے۔ تو ایک موقعہ پر جبکہ مسلمان بڑے خطرے میں تھے اور لڑائی میں کود پڑنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ آپ مردانہ وار لڑائی میں گھس گئے اس موقعہ پر بعض لوگوں نے آپ کو منع بھی کیا۔ مگر آپ یہ کہتے ہوئے لڑائی میں کود پڑے کہ:-

"کفر کی حالت میں میں لات و عزیٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلعم سے لڑا ہوں۔ اسلئے یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام کی حالت میں جہاد کرنے سے کسی سے پیچھے رہوں ———!!

تاریخ میں آتا ہے کہ لڑائی کے بعد جب آپ کا جسدِ مبارک دیکھا گیا تو وہ نیزوں اور تلواروں کے زخموں سے چھلنی ہو چکا تھا کیا یہی وہ لوگ تھے جو ڈر کر ظاہری طور پر مسلمان ہو گئے تھے۔ افسوس!

پھر صلح حدیبیہ کا واقعہ ہی اسبات کا کافی ضامن ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ ہر ایک سمجھتا ہے کہ اس وقت کفار نے سخت سے سخت شرائط پیش کیں جو آنحضرت صلعم نے فوراً مان لیں، کیونکہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ لیکن اگر آنحضور صلعم جبر و استبداد کے حامی ہوتے تو کفار اس موقعہ پر اگر نرم سے نرم شرطیں بھی پیش کرتے تو آپ انہیں مسترد کر کے جنگ شروع کر دیتے۔

پھر اگر سوچا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام کی ترقی جنگوں کے زمانہ کی نسبت صلح کے زمانہ میں زیادہ ہوئی ہے۔ اسلام اور کفر کے درمیان جنگ کا اعلان سنہ ۲ھ میں ہوا تھا۔ اور سب سے پہلی جنگ بدر کے مقام پر ہوئی۔ جس میں تین سو کے قریب مسلمان شریک ہوئے اور سنہ ۵ھ میں غزوہ احزاب میں تعداد تین ہزار تھی گویا چار پانچ سال کے جنگ کے زمانہ میں لڑنے والے مسلمانوں کی تعداد تین سو سے تین ہزار تک پہنچی ——— لیکن پونے دو سال کے صلح کے زمانہ میں یہ تعداد یکدم دس هزار تک جا پہنچی۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقعہ پر اسلامی لشکر دس ہزار پر مشتمل تھا

اس کے علاوہ خود فتح مکہ کا واقعہ تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ کفار نے مسلمانوں اور خود آنحضرت صلعم پر کیا کیا ظلم ڈھائے۔ لیکن جب فتح مکہ ہو گیا تو اس وقت آنحضرت صلعم سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ اگر آپ جبراً اسلام پھیلانا چاہتے تو بتایئے کون سی روک تھی؟ مگر آپ نے کسی کے مذہب میں کوئی دخل نہیں دیا اور بہت سے لوگ اپنے کفر پر ہی قائم رہے۔ چنانچہ صفوان بن امیہ بھی فتح مکہ کے بعد کافی عرصہ تک کافر ہی رہا۔ ہاں بعد میں آہستہ آہستہ اسلام کی صداقت نے بیشک اسے شکار کر لیا۔

بہرحال ان حقائق سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسلام قطعاً تلوار کے زور سے نہیں پھیلا مگر افسوس کہ اسلام کی بعض دفاعی جنگوں کو اعتراض کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ لیکن اب خدا تعالےٰ احمدیت کے ذریعہ اس جھوٹے اعتراض کو بھی توڑ دینا چاہتا ہے۔ اسی لئے حضرت احمدیت کو ایسے زمانہ میں کھڑا کیا۔ جبکہ دین کی خاطر دفاعی جنگوں کی بھی ضرورت نہیں (کیونکہ آجکل جنگوں کی بنیاد مذہب پر نہیں ہوتی) تا اس زمانہ میں ایک دفعہ پھر اسلام کو غالب کر کے خدا یہ ثابت کر دے کہ اسلام لوہے کی تلوار کا محتاج نہیں۔ بلکہ آیات و براہین اور صداقت کی قوت سے دلوں کو فتح کرتا ہے۔

درخواست دُعا

میں کچھ مشکلات میں ہوں بزرگان جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات دور کرے آمین

خاکسار خورشید الحق عباسی
۲۷۶ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

نمائندگان شوریٰ — سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اگست ۱۹۶۱ء بمقام ربوہ

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں مجالس کے نمائندگان ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پچیس یا پچاس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہوگا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی بجائے کسی کو نامزد نہیں کر سکتا۔

نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہونا ضروری ہے۔ قائد مجلس نمائندگان کی اطلاع دیتے وقت اس امر کی وضاحت فرمائیں کہ فلاں اجلاس میں ان نمائندگان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ نمائندہ نامزد نہیں ہو سکتا۔

نمائندگان کی اطلاع مرکز میں ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک آجانی ضروری ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ کے بقایا داران کے لئے آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء

جن احباب نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں لیکن تا حال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ مسجد اب مکمل ہو چکی ہے اس کے لئے چندہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ تک بقایا ادا کرنے والوں کے نام ہی کندہ ہو سکیں گے دوسروں کے نہیں۔ مذکورہ میعاد کے اندر بقایا رقوم ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

۳۶۵ - مکرم صنوبر خان صاحب ٹوپی ضلع مردان ۲ — ۰۰

۳۶۶ - ” عبدالرشید صاحب میرپور آزاد کشمیر ۲ — ۸۷

۳۶۷ - جماعت احمدیہ کھوکھووالی ضلع لائلپور بذریعہ چوہدری محمد حسین صاحب ۱۹ — ۸۲

۳۶۸ - مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب جھول بہاولپور ۳ — ۰۰

۳۶۹ - ” عبدالحی صاحب ماہڑہ ضلع کیمل پور ۱۰ — ۰۰

۳۷۰ - ” مرزا عبدالرؤف صاحب کیمل پور ۳ — ۰۰

۳۷۱ - ” محمد طفیل صاحب راولپنڈی ۱۷ — ۰۰

۳۷۲ - ” چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی ۹ — ۰۰

۳۷۳ - محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب رفیق پشاور ۵ — ۰۰

۳۷۴ - لجنہ اماء اللہ مجوکہ۔ ضلع سرگودھا ۳۹ — ۵۰

۳۷۵ - محترمہ ہمشیرہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب رفیق پشاور ۵ — ۰۰

۳۷۶ - مکرم نیر محمد صاحب۔ بذریعہ دفتر وقف جدید۔ ربوہ ۵ — ۰۰

۳۷۷ - مکرم عبدالواحد صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان ۵ — ۰۰

۳۷۸ - ” خوشی محمد صاحب چک نمبر ۶ ضلع منٹگمری ۷ — ۰۰

۳۷۹ - ” حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب ۷-۱۱ آر گگو ” ۲ — ۰۰

۳۸۰ - احباب جماعت بستی مندرانی بذریعہ مکرم عبدالحی صاحب ۱۲ — ۰۰

درخواست دعا

میری چھوٹی بچی بعارضہ ٹائیفائڈ اور دیگر کئی ایک عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مکمل شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(نذیر احمد گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ڈویژن کا چھٹا سالانہ اجتماع اس سال ۱۲-۱۳-۱۴ اگست ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار بمقام ملیر منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع اپنی گذشتہ روایات کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ مجلس کی تنظیم اس کی سال رواں کی جدوجہد اور کامیابی کا آئینہ دار ہوگا۔ اسلئے کراچی ڈویژن کی تمام مجالس کے قائدین اس امر کی پوری کوشش کریں کہ ان کے سب خدام اس اجتماع میں شرکت کریں اسی طرح بیرونی مجالس کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو اپنے فضل و کرم سے کامیاب فرمائے۔ آمین

(محمد رفیق چغتائی سیکرٹری اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

نظارت تعلیم کی اطلاعات

۱۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر سکھر

دن اور رات کی کلاسیں۔ شارٹ ہینڈ انگلش، اردو۔ بک کیپنگ و اکاؤنٹنسی۔ ٹائپ رائیٹنگ انگلش/اردو۔ ایلیمنٹس آف کامرس و آفس روٹین انگلش و اردو۔

شرط: میٹرک۔ درخواستیں ۳۱/۸ تک بنام انچارج گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر رائل روڈ سکھر

(پ۔ ٹ ۱۹/۷/۶۱)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ خیرپور میرس

(۱) لائی سینشی ایٹ کورسز

(ا) سہ سالہ لائی سینشی ایٹ ان ٹیکنیکل انجینئرنگ کورس (M.E.L.)

(ب) ” ” ” الیکٹریکل ” ” (E.E.L.)

مزید ٹریننگ یک سال

شرائط: میٹرک (سائنس۔ ڈرائنگ۔ ریاضی)۔ عمر ۱/۸/۶۱ کو ۱۵ تا ۲۰

(۲) دو سالہ ٹیکنیکل ڈرافٹس مین کورس۔ شرائط: میٹرک (ڈرائنگ و ریاضی)۔ عمر ۱/۸/۶۱ کو ۱۵ تا ۲۰۔

(۳) دو سالہ آرٹیزن کورسز۔ بمعہ یک سالہ ٹریننگ۔ مندرجہ ذیل ٹریڈز میں سے ایک کا رکھنا لازم ۱۔ فٹنگ، ٹرننگ ۲۔ فاؤنڈری (۳) الیکٹرک وائرنگ اینڈ آرمیچر ونڈنگ (۴) شیٹ میٹل ورک (۵) فاؤنڈری و سمتھی (۶) پیٹرن میکنگ (۷) کیبنیٹ میکنگ (۸) پینٹنگ و پولشنگ

شرائط: اے وی مڈل۔ عمر ۱/۸/۶۱ کو ۱۳ تا ۱۸ (پ۔ ٹ ۱۹/۷/۶۱)

۳۔ داخلہ کالج آف اینیمل ہزبینڈری لاہور

داخلہ فرسٹ ایئر بی ایس سی (اینیمل ہزبینڈری) پانچ سالہ ڈگری کورس

انٹرویو۔ بطور D.A.O. محکمہ اینیمل ہزبینڈری تنخواہ ۲۰۰/- الاؤنسز علاوہ

شرائط: میٹرک پاس۔ فرسٹ ڈویژن کو ترجیح

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۹/۸ تک بنام پرنسپل۔ پروویژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹس شامل ہوں۔ (پ۔ ٹ ۲۰/۷/۶۱)

(ناظر تعلیم)

چندہ وقف جدید اور خدمت دین کا زریں موقع

احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے چھ لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ اس رقم کو جمع کرنا فراخدل اور خدمت دین کا درد رکھنے والی جماعت احمدیہ کے لئے چنداں مشکل نہیں۔ جماعت کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سبقت کا ثواب ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ پس آپ وقف کی نزاکت کو پہنچانیں۔ اشاعت اسلام و اشاعت قرآن کے لئے جس قدر زیادہ چندہ ادا کر سکیں بھجوا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(خاکسار ناظم مال وقف جدید)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۸۱ :- میں ذاکر حسین ولد محمد حسین صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دیرہ چھاؤنی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ میرے لڑکے کے ذمہ ہے میں چونکہ پنشن پر ریٹائر ہو چکا ہوں اس لئے مبلغ ۲۵-۱۵ (پندرہ روپے پچیس پیسے) ماہوار کے حساب سے گورنمنٹ سے پنشن پاتا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں۔ میں پنشن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ ماہوار یا سہ ماہی یا جب پنشن حاصل کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر اپنی زندگی میں کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حقدار ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو، تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- بقلم خود خاکسار ذاکر حسین خلف شیخ محمد حسین صاحب قریشی مرحوم ۲۰۴/۳۰ دیرہ چھاؤنی ضلع راولپنڈی

گواہ شد :- شیخ فضل حق ولد شیخ فقیر علی سیکرٹری وصایا۔

گواہ شد :- افضل حق ولد شیخ فقیر علی کوارٹر ۲/۵۳۰

نمبر ۱۶۱۸۲ :- میں خالدہ ممتاز زوجہ ممتاز احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۳/۶ ڈرگ روڈ بازار ڈاکخانہ کراچی ۲۷ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

(۱) کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۲ ۱/۲ تولہ
(۲) گلے کا ہار طلائی ایک عدد وزن ۲ ۱/۲ ”
(۳) انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ۳/۴ ”
(۴) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۳/۴ ”
(۵) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
(۶) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۳/۴ ”

جملہ وزن ۸ ۱/۴ تولہ قیمت ۱۰۳۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ :- خالدہ ممتاز

گواہ شد :- ممتاز احمد خاوند موصیہ

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن ... کراچی۔

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی
فہرست نمبر ۱۲

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۳۵۳۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منصور احمد صاحب میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۵۰/۰۰
۳۵۴۔ مکرم جناب قدرت اللہ صاحب اور شیر محمد صاحب جھنگ صدر ۱۵۰/۰۰
۳۵۵۔ مکرم منشی محمد لوٹے صاحب بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۱۵۰/۰۰
۳۵۶۔ ” عبد الجلیل خان صاحب ایگزیکٹو آفیسر پٹ در چھاؤنی ۱۵۰/۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سر بمہر ٹینڈر مطلوب ہیں جو ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

کام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
(ا) کنزرویٹنسی کا انتظام جہلم میں		
” ” خوشاب میں	ایک سو روپیہ ۱۰۰/-	۱-۸-۶۱ سے ۳۰-۶-۶۲ تک
” ” چک لالہ میں		
” ” ملکوال میں		

(ب) سینیٹری انسپکٹر کی ہدایت کے مطابق راولپنڈی میں چھڑکاؤ
(ج) کالا باغ اور ماڑی انڈس میں خشک پرالی کی سپلائی۔

۲۔ مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹینڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے
۳۔ ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ ٹینڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لیں۔
۴۔ ٹینڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹینڈر فارم۔ ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف و ب) ٹینڈر کی ہدایات اور توضیحات کی کوائف وغیرہ زیر دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹینڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط ثبت کرنے ہوں گے جس سے معلوم ہو سکے کہ انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔
۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرایا جانا ضروری ہے جس کے بغیر کسی ٹینڈر پر غور نہیں ہوگا۔
۶۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹینڈر کی منظوری کی پابند نہیں۔ نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی بھی ٹینڈر خواہ کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی

نمبر ۱۶۱۸۴ :- میں مرزا محمد ادریس بیگ ولد ڈاکٹر مرزا محمد اسحٰق بیگ صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت شفاخانہ دکان نمبر ۱۰ ڈرگ روڈ بازار کراچی ۲۷ ڈاکخانہ وضلع ایضاً صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ہر ماہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ مرزا محمد ادریس بیگ بقلم خود

گواہ شد: ناصر احمد کھوکھر سیکرٹری مال حلقہ ڈرگ روڈ جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس

(بقیہ صفحہ اوّل)

پر مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ یہ تربیتی کلاس اسی لئے منعقد کی جا رہی ہے کہ تا خدام مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض کو پورا کرنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ آپ نے فرمایا وہ غرض یہی ہے کہ احمدی نوجوان دینِ اسلام اور بنی نوع انسان کے سچے خادم ثابت ہوں۔ آپ نے طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ اصلاحِ نفس اور روحانی تربیت کے اِس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اپنے اوقات کو اس طور پر یہاں گزاریں کہ ان کے لئے تقویٰ میں ترقی کرنا اور قربِ الٰہی کا حصول ممکن ہو جائے۔ اِس موثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔

ازاں بعد مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جو مرکزی نمائندے کی حیثیت سے اسی صبح کو ربوہ سے گوجرانوالہ تشریف لائے تھے خدام سے خطاب فرمایا آپ نے اپنی پر اثر تقریر میں خدام پر محبت الٰہی میں ترقی کرنے اور اپنے آپ کو بنی نوع انسان کا سچا خادم بنانے کی اہمیت واضح فرمائی آپ نے فرمایا خدام اس کے بغیر دینِ اسلام کے حقیقی خادم نہیں بن سکتے اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھانے کی عظیم الشان جدوجہد میں کامیابی کے ساتھ حصہ نہیں لے سکتے۔

آپ کے بعد مکرم میاں محمد شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ نے ایک مختصر لیکن موثر تقریر کرتے ہوئے کلاس میں شرکت کی غرض سے بیرون جات سے آنیوالے خدام اور مرکز سلسلہ سے تشریف لانے والے بزرگان اور علماء سلسلہ کو خوش آمدید کہا۔

ازاں بعد مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو ہر سہ بزرگان نے خاص اس تربیتی کلاس میں شرکت کرنے والے خدام کے نام ازراہ شفقت ارسال فرمائے تھے اور جن میں انہیں نہایت بیش قیمت نصائح اور زریں ہدایات سے نوازا تھا۔ آخر میں مکرم مبارک محمود صاحب قائد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن نے تربیتی کلاس کا تفصیلی پروگرام پیش کیا۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ نے دعا کرائی اور تربیتی کلاس کا افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ازاں بعد پروگرام کے مطابق گیارہ بجے دن سے تربیتی کلاس کے مختلف درس شروع ہوئے جن کا سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔

بخاری شریف مترجم باشرح کی اشاعت کے متعلق احباب سے ضروری گذارش

بخاری شریف کا ترجمہ اور شرح کا جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونا ضروری تھا اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے قادیان میں یہ کام شروع کیا تھا۔ چنانچہ وہاں سے پہلے دو جزء طبع ہوئے تھے۔ ملکی انقلاب کے حالات کی وجہ سے بقیہ اجزاء کی طباعت میں التواء ہو گیا تھا۔ اب ادارۃ المصنفین کی طرف سے بخاری شریف مترجم باشرح کا انتظام کیا گیا ہے قبل ازیں جزء سوم طبع ہو کر دوستوں کے ہاتھوں پہنچ چکا ہے جسے احباب نے ہر لحاظ سے پسند کیا۔ اب جزء چہارم تیار ہو گیا ہے اور پانچواں جزء بھی عنقریب طبع ہو جائے گا۔ ادارۃ المصنفین کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے یہ کام مکمل ہو جائے۔ لیکن اس میں احباب کے تعاون کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب تک شائع شدہ کتابیں فروخت ہو کر سرمایہ واپس نہ آئے۔ اگلے حصوں کی طباعت میں دشواری پیش آتی ہے۔ پس احباب سے درخواست ہے کہ وہ حصہ سوم اور چہارم کو فوراً خرید کر شکریہ کا موقع دیں۔ ایک ہزار ایسے دوستوں کا جماعت میں سے نکل آنا جو بخاری شریف کو خرید لیں کوئی بڑی بات نہیں اور اگر دوست تکلیف کر کے مستقل خریدار کے طور پر اپنے نام ادارۃ المصنفین میں لکھوا دیں تو اس سے کام میں بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی اور جونہی کتاب شائع ہو گی انہیں بھجوا دی جایا کرے گی۔ اگر ہماری بڑی بڑی جماعتیں اس طرف توجہ فرماویں تو یہ کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔

کتاب کا سائز ۲۹ × ۲۲ حجم دو صد صفحات قیمت مجلد ۳/۵۰ روپے

خاکسار ابوالمنیر نور الحق مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

ہیمرشولڈ کو بورقیبہ کی دعوت

تونس ۲۴ جولائی۔ صدر بورقیبہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو تونس آکر بنزرتہ کے بحران پر بات چیت کرنے کی دعوت دی ہے یہ دعوت مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک تار کے ذریعہ دی گئی ہے جو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو نیو یارک میں موصول ہو گیا ہے۔

لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

شہادت پیش کی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ الحاد کے فروغ کے زمانہ میں احمدیت نے جو عظیم الشان کام کیا ہے وہ خاص کر یہی ہے۔ مادہ پرستی کے طوفان میں دنیا غرق ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سر نو اللہ تعالیٰ کے حکم سے "کشتی نوح" تیار کی ہے جو اپنے مکینوں کو اس طوفان سے کنارہ پر لگا رہی ہے۔

یہ واقعی بڑے رنج کی بات ہے کہ امریکہ اور یورپ کے لوگ ایسے حملے کرنے سے باز نہیں آتے حالانکہ حال ہی میں بار بار ایسا واقعہ ہوا ہے اور مسلمانوں نے احتجاج پر احتجاج کیا ہے خود ٹائم کا ہی شاید یہ تیسرا یا چوتھا وار ہے۔ اور معذرت کے باوجود بھی وہ اس کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج پیدا ہونا لازمی ہے اور وہ جن جذبات کا اظہار کریں واجب ہے۔ ہر بار احتجاج کرنا واقعی ضروری ہے تاکہ یورپ کے یہ دانشمند اسی طرح سمجھ جائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مسلمانوں کے جذبات نہایت نازک ہیں ان کو ٹھیس نہیں لگانی چاہیئے اسکے علاوہ ایک طریق یہ بھی ہے جو شاید زیادہ موثر اور مفید ہو سکتا ہے کہ اسلام کے متعلق وسیع پیمانے پر لٹریچر ان ممالک میں شائع کیا جائے۔ ٹائم کا یہ واقعہ تو صرف ایک ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں ہر سال اسلام کے خلاف بڑی کثرت سے لٹریچر شائع ہوتا ہے جس میں اس سے بھی بڑھ کر گستاخانہ مواد ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے لٹریچر کا مقابلہ محض احتجاجوں سے نہیں ہو سکتا اس کے لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مستقل طور پر وسیع پیمانہ پر امریکہ اور یورپ میں اسلام کی اشاعت کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ستر سال پہلے مسلمانوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔ لیکن ؎

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بتنگیٔ چشم حسود تھا

حضور اقدس علیہ السلام کی خواہشات کے مطابق جماعت احمدیہ نے اس طرف توجہ دی اور باوجود بے بضاعتی کے افریقہ۔ یورپ اور امریکہ اور دنیا کے دیگر اہم مقامات پر اسلامی مشن کھولے ہیں۔ جن کی رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسکے باوجود یہ کام آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو جماعت احمدیہ کا ہاتھ بٹانے کی بجائے اسکے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں بے شک یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہی جماعت ہے جس کے سینکڑوں افراد قربانیاں کر کے غیر وطنوں میں تبلیغ اسلام کا کام سر انجام دے رہے ہیں اور ان ہی میں سے ایک فرد چوہدری ظفر اللہ خاں ہیں جنہوں نے اقوام متحدہ کے ایوان میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث رسول اللہ سنائی ہیں یہی جماعت ہے جس نے کئی ایک یورپین اور دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں اور اہم مقامات پر مساجد تعمیر کی ہیں۔ یہ کسی اجر کے لئے نہیں نہ یہ کسی فخر کے لئے کیا گیا ہے بلکہ فرض کی ادائیگی کے لئے اور محض اس خیال سے کہ اس کا اجر دنیا والوں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

ضلع شولاپور میں ہیضہ پھیل گیا۔

شولاپور ۲۴ جولائی۔ ضلع شولاپور کے متعدد قصبات و دیہات میں ہیضہ پھیل گیا ہے۔ ان علاقوں میں ہفتہ وار بازار لگانے پر پابندی عاید کر دی گئی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴